بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ پر ایمان

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

منڈی وجہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمه

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! زیرِ نظر کتاب **"اللہ پر ایمان"** میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم اپنے خالق ومالک کی معرفت حاصل کریں کہ اللہ جل شانہٗ کی ذات پاک حقیقی ذات ہے، اللہ پاک کے سوا نہ تو کسی کی ذات حقیقی ہے اور نہ کسی کی صفات حقیقی ہیں۔ اُس ربّ پر ایسا ایمان لایا جائے، جیسا وہ چاہتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے پاک صحابہؓ فرمایا کرتے تھے کہ "پہلے ہم نے ایمان سیکھا، پھر ہم نے قرآن سیکھا"۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ایمان کو سیکھیں..... اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ امت مسلمہ کو صحیح حسن بصیرت اور کامل ایمان کی دولت سے نوازے اور خاتمہ بالایمان فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین..... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مندرجہ ذیل سات چیزوں پر ایمان لانا ''شرائطِ ایمان'' ہیں، انہیں ایمان مفصل کہا جاتا ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ م بِالْقَلْبِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اُس کے تمام احکام قبول کیے، زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

پہلی چیز جس سے ایمان والے کے عقیدہ کی ابتداء ہوتی ہے وہ اللہ جل شانہٗ کی ذات وصفات پر ایمان لانا ہے اور اُس کے نازل کردہ تمام احکام کو قبول کرنا ہے۔

ایمان باللہ کے دو مرحلے ہیں:

الف: اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

ب: اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، اسماء، افعال اور احکام میں کوئی اُس کا شریک نہیں ہے۔

علماء کرام نے توحید کے تین مراتب بیان فرمائیں ہیں:

❁ توحید بالذات

اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی حقیقی ذات ہے، اللہ پاک کے سوا کسی کی ذات حقیقی نہیں ہے۔ جس طرح اللہ جل شانہٗ کی حقیقت کا ادراک ناممکن ہے، اسی طرح توحید ذات کی حقیقت کا ادراک بھی ناممکن ہے۔

❁ توحید بالصفات

اللہ جل شانہٗ اپنی ہر صفت میں یکتا ہے، اُس کی صفات حقیقی صفات ہیں، اللہ پاک کے سوا کسی کی صفات حقیقی نہیں ہیں۔

❁ توحید بالافعال

ہر فعل کے بارے میں یہ کامل یقین کرنا کہ ہر چیز کو وجود بخشنے والی صرف اللہ جل شانہٗ کی ذات ہے، یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ ہی حقیقی خالق ہے، اُس کے سوا کوئی حقیقی خالق نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی پر ایمان لانے کے لئے مندرجہ ذیل اُمور پر ایمان لانا ضروری ہے:

(1) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔

❁

(2) کائنات کی کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ شانہٗ کی مثل نہیں ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾

(سورہ شوریٰ: ۱۱)

ترجمہ: کوئی چیز اُس کے مثل نہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

❁

(3) کوئی چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتی ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ
اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴾ (سورہ فاطر: ۴۴)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے وہ علم والا قدرت والا ہے۔

❀

(4) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾

(سورة البقرة: ۱۶۳)

ترجمہ: اور (لوگو) معبود تم سب کا ایک (اللہ جل شانہٗ) ہی ہے۔

❀

(5) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قدیم ہے، اُس کی کوئی ابتداء نہیں، وہ دائم ہے اُس کی کوئی انتہاء نہیں۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ﴾ (الحديد: ۳)

ترجمہ: وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! اے اللہ! آپ ہی اوّل ہیں، آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، آپ ہی آخر ہیں، آپ کے بعد کوئی چیز نہیں۔ (صحیح مسلم)

❀

(6) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات نہ فنا ہوگی اور نہ ختم ہوگی۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ط

(القصص: ۸۸)

ترجمہ: اُس (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) کی ذات (پاک) کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

(7) اس جہاں میں وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چاہتا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴾ (البروج: ۱۶)

ترجمہ: جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴾ (الحج: ۱۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴾ (الحج: ۱۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴾ (المآئدہ: ۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

❁

(8) خیالات اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ ہی عقل اُس کا ادراک کر سکتی ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴾

(طٰہٰ: ۱۱۰)

ترجمہ: اور وہ (اپنے) علم کے ساتھ اللہ جل شانہٗ (کے علم) پر احاطہ نہیں کر سکتے۔

❁

(9) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ج ﴾

(سورہ شوریٰ: ۱۱)

ترجمہ: اُس (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔

❁

(10) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ زندہ ہے اُسے موت نہیں آئے گی، وہ محافظ ہے اُسے نیند نہیں آتی۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ﴾

(البقرة: ۲۵۵)

ترجمہ: اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ (ایسا معبود برحق ہے کہ) اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ ہمیشہ رہنے والا، اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

❁

(11) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سب کائنات کا خالق ہے، اُسے کسی چیز کی حاجت نہیں ہے، وہ سب کا رازق ہے اُسے اِس میں کوئی مشقت نہیں ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّةِ الۡمَتِیۡنُ ﴾

(الذاريات:۵۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا زور آور (اور) مضبوط ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاللّٰهُ الۡغَنِیُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ﴾

(سوره محمد: ۳۸)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم (سب اُس کے) محتاج ہو۔

حدیث قدسی ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ نے روایت کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتا

ہے، اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّلین اور آخرین، انسان اور جنات، سب متقی اور پرہیز گار بن جائیں، اُس سے میری بادشاہت وحاکمیت میں ذرّہ برابر اضافہ نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّلین اور آخرین، انسان وجنات، فاسق وفاجر بن جائیں، اس سے میری عظمت وبڑائی میں ذرّہ برابر کمی نہیں آئے گی، اگر تمام اوّلین وآخرین، انسان اور جنات ایک جگہ کھڑے ہوکر اپنی اپنی مرادیں مانگیں اور میں ہر ایک کواُن کی مرادیں پوری کردُوں، اس سے میرے خزانہ میں اتنی کمی بھی نہیں آئے گی، جتنی بھرے سمندر میں سوئی ڈالنے سے اس کے ناکے میں پانی آتا ہے۔ (مسلم شریف)

❁

(12) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سب کو بلا کسی خوف وخطر کے دینے والا ہے اور سب کو بلا کسی مشقت کے (قیامت کے روز) دوبارہ زندہ کرنے والا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اَوَلَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ بَلٰی وَهُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ ﴾

(سورہ یٰسٓ: ۸۱)

ترجمہ: بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کردے، کیوں نہیں اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے۔

(13) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمیشہ سے اپنی تمام تر صفات کے ساتھ قدیم ہے، مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اللہ جل شانہٗ کے کسی وصف میں اضافہ نہیں ہوا، وہ جملہ صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور اسی طرح ہمیشہ تمام صفات کے ساتھ متصف رہے گا۔

❁

(14) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اپنے لئے ''خالق'' کا نام وضع نہیں کیا اور نہ ہی مخلوق کو معرض وجود میں لا کر ''باری'' کا نام اختیار کیا (کیونکہ وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ''خالق وباری'' ہے)۔

❁

(15) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ بغیر کسی مربوب (پالنے والے) کے بھی ''ربّ'' ہے، وہ کسی چیز کو پیدا کرنے کے بغیر بھی ''خالق'' ہے۔

❁

(17) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جیسے مردوں کو زندہ کرنے کے بعد محی (زندہ کرنے والا) کہلاتا ہے، ایسے ہی وہ زندہ کرنے سے پہلے بھی اس نام کا مستحق ہے، اسی طرح وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی خالق کے نام کا استحقاق رکھتا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتَىٰ ج

﴿ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

(الروم: ۵۰)

ترجمہ: بے شک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

❁

(17) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز اُس کی محتاج ہے، ہر کام اُس کے لئے آسان ہے، وہ کسی چیز کا محتاج نہیں، اُس کا کوئی مثل نہیں، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

❁

(18) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مخلوق کو اپنے علم سے پیدا فرمایا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴾ (الملک: ۱۴)

ترجمہ: بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے۔

❁

(19) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں مقرر و معین فرما دیں۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾ (القمر: ۴۹)

ترجمہ: ہم نے ہر چیز اندازہ کے ساتھ پیدا کی ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلاً ﴾

(آل عمران: ۱۴۵)

ترجمہ: اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مر جائے (اُس نے موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

''اللہ جل شانہٗ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل مخلوق کی تقدیر لکھ دی ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا''۔ (مسلم شریف)

(20) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مخلوق کے لئے اجل (آخری وقت) مقرر کر دیا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴾

(سورہ انعام: ۲)

ترجمہ: اور ایک مدت اس کے ہاں مقرر ہے، پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴾ (الرعد: ۳۸)

ترجمہ: ہر (حکم) قضاء (کتاب) میں مرقوم ہے۔

❁

(21) مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں تھی اور لوگوں کو پیدا کرنے سے پہلے جانتا تھا کہ لوگ اپنی زندگی میں کیا کچھ عمل کریں گے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴾

(التغابن: ۲)

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے، کوئی مومن اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے دیکھتا ہے۔

❁

(22) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی طاعات کا حکم دیا اور اپنی نافرمانی سے منع فرمایا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾

(الذاریات: ۵۶)

ترجمہ: اور ہم نے بنایا جنوں اور انسانوں کو تاکہ وہ میری عبادت کریں۔

(23) کائنات کی ہر چیز اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تقدیر اور مشیت کے مطابق چلتی ہے، اس جہان میں اسی کی مشیت نافذ العمل ہے۔ بندوں کی کوئی مشیت نہیں، مگر جو ان کے لئے اللہ جل شانہٗ نے چاہا، جو اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

(التکویر: ۲۹)

ترجمہ: اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ ربّ العالمین چاہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ﴾

(الزمر: ۷)

ترجمہ: اور وہ (اللہ جل شانہٗ) اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتا۔

❀

(24) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے حفاظت فرماتا ہے اور عافیت دیتا ہے اور عدل وانصاف کی بناء پر جسے چاہتا ہے گمراہ، رسوا اور آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا ﴾ (السجدہ: ۱۳)

ترجمہ: اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔

(25) تمام لوگ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی مشیت کے تحت اُس کے فضل وکرم اور عدل وانصاف کے مابین زندگی کے مختلف مسائل سے دوچار رہتے ہیں۔

(26) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہمسروں اور شرکاء سے بہت بلند تر ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ۲۲)

ترجمہ: پس کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ (سورہ اخلاص: ۴)

ترجمہ: اور اُس (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

(27) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قضاء وقدر کو کوئی ٹال نہیں سکتا، اُس کے حکم کو کوئی ہٹا نہیں سکتا اور اُس کے فیصلوں پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ج

وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ﴿

(الفاطر : ۲)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہٗ اپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو کوئی اُس کو بند کرنے والا نہیں اور جو بند کر دے تو کوئی اُس کو کھولنے والا نہیں''۔

(28) ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا یقین کامل ہے کہ ہر چیز منجانب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک ساری امت مسلمہ کو کامل یقین عطا فرمائے اور ساری انسانیت کو کامل ہدایت عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یارب العالمین ..... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ